13-June-2019

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا علم و عمل

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

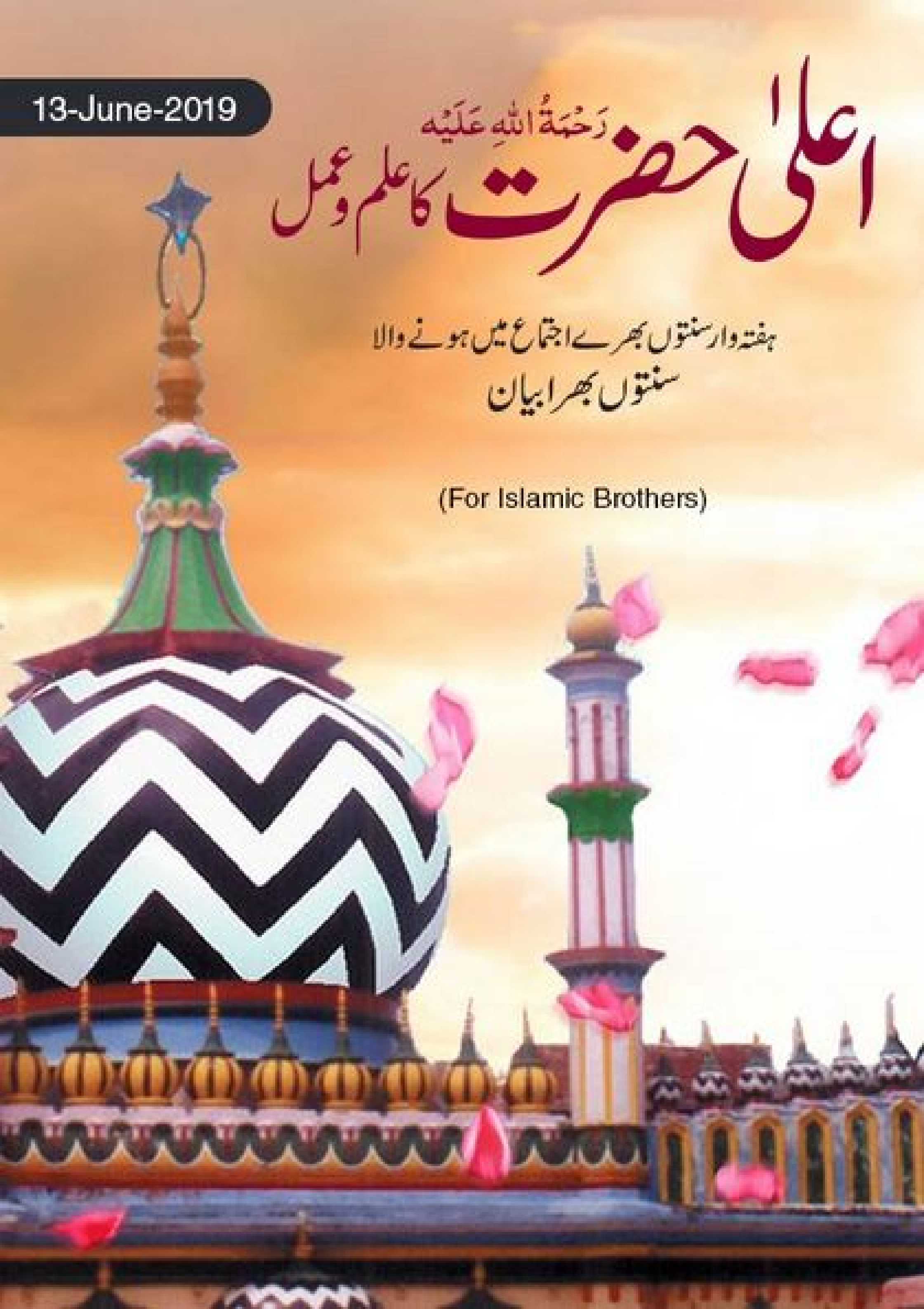

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاوٰی شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

1۔۔۔سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم۔۔۔الخ، باب ثواب الصلاۃ۔۔۔الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَى اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ یہ وہ عظیمُ الشَّان مہینا ہے جس کی 10 تاریخ کو ہر سال عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** کا یومِ ولادت دُنیا بھر میں انتہائی شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی آپ کے علمی مقام، آپ کی علمی خدمات، فتاویٰ

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رضویہ و کنزُالایمان کا مختصر تعارف اور آپ کی عملی زندگی کے چند پہلوؤں سے ہم بھی برکتیں لینے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! پہلے آپ کی **علمی صلاحیت** کا ایک خوبصورت واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

بارگاہِ رسول کا عطیہ

ایک دفعہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ہدایت رسول رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر علمائے کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، دنیا کی مشینریوں کی ایجاد کا تذکرہ ہو رہا تھا، اُس پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: **اللہ**(پاک) کے فضل سے بارگاہِ مُصْطَفٰے سے مجھے ایسی مشین عطا ہوئی ہے، جس میں کسی بھی عِلْم کا سُوال کسی بھی زبان میں ڈال دیجئے، چند منٹ کے بعد اس کا صحیح جواب حاصل کر لیجئے۔ مولانا ہدایت رسول صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور وہ مشین (Machine) مجھے بھی دکھا دیجئے۔ تو امام اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پھر کسی موقع پر دیکھ لیجئے گا لیکن انہوں نے قدموں کو پکڑ لیا اور مچل گئے کہ حضور! ہم تو اس مشین کو ابھی دیکھیں گے۔ تو آپ نے اپنے سامنے کے بٹن کھول دیئے اور اپنے سینۂ انور کی زیارت کروائی پھر فرمایا: یہ وہ مشین ہے، جس کے بارے میں، میں نے کہا تھا، شاہ ہدایت رسول صاحب اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سینۂ انور کو چُومتے تھے اور فرماتے تھے: **صَدَقْتَ یَا وَارِثَ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللہِ** یعنی اے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علوم کے وارث اور اُن کے نائب! آپ نے سچ کہا۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص۸۷ ملخصاً)

یاد رہے کہ بزرگانِ دین ربِّ کریم کی طرف سے ملنے والی عطاؤں کا تحدیثِ نعمت (نعمت کا چرچا کرنے) کے لیے ذکر فرماتے ہیں اور یہ انہیں ہی زیب دیتا ہے، ہر ایک کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں

ہوتا۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں جب قَلَم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا
تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا
اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۵)

مختصر وضاحت: جب بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ قلم اٹھاتے تو علم کے دریا بہا دیتے، باطل کو مٹا کر سنتوں کو عام کرنے کا سہرا بھی آپ کے سر ہے، اے اعلیٰ حضرت! کرم فرمایئے اور ہم پر بھی اپنے کرم کا سایہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! سُبْحٰنَ الله! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی شان کیسی نرالی ہے کہ آپ پر اللہ پاک کا بھی خاص فضل و کرم ہے اور بارگاہِ مُصْطَفٰے سے بھی آپ کا دامن عنایتوں سے، عطاؤں سے، کرم نوازیوں سے بھرپور ہے، بیان کردہ واقعے سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا علمی مقام کتنا وسیع تھا کہ جس ہستی سے کسی بھی علم کا سوال کسی بھی زبان (Language) میں کرلیا جائے اور چند منٹ میں جواب مل جائے تو اُس ہستی کے علم کی پرواز کی سطح بھی کتنی بلند ہوگی۔ آیئے! آپ کے علمی مقام کو سمجھنے اور آپ کے ذکر سے فیضیاب ہونے کی نِیّت سے آپ کے علمی مقام کے تعلق سے مزید 3 واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

1) حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ جواب مکمل

کرنے کے لئے جُزئیاتِ فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو (آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں) عرض کرتے، آپ اُسی وقت (ارشاد) فرمادیتے کہ "رَدُّالْمُحْتَار" جِلد فُلاں کے، صفحہ فُلاں کی سطر (Line) فُلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جُزئیہ موجود ہے۔ "دُرِّمُخْتَار" کے فُلاں صفحہ، سطر میں یہ عبارت ہے، "عالمگیری" میں بقیدِ جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ (انوارِ رضا ص265)

2) مولانا محمد حسین میرٹھی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بیمار ہوئے اور خود لکھنے سے طبیب (ڈاکٹر Doctor) نے منع کر دیا تھا تو اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا، اس کا کچھ مضمون لکھوا کر مجھ سے فرماتے: "الماری میں سے فُلاں جلد نکال کر لاؤ" اکثر کتابیں مصری ٹائپ کی کئی کئی جلدوں میں تھیں، پھر مجھ سے فرماتے: "اتنے صفحے لَوٹ (پلٹ) لو اور فُلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہوا ہے، اسے یہاں نقل کر دو"۔ میں دیکھ کر پورا مضمون لکھتا اور سخت حیرت میں مُبتَلا ہوتا کہ وہ کون سا وقت ملا تھا کہ جس میں صفحہ اور سطر گِن کر رکھے گئے تھے، غرض یہ کہ ان کا حافظہ اور دماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری ،۱/ ۱۰۳ مکتبہ نبویہ)

3) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (یعنی اُن علمائے کرام کے بھی سردار جو مذہبی اُمور کو عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کے ماہر ہوں) حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے حکم پر 1286ھ مطابق 1869ء میں فتاویٰ لکھنا شروع فرمائے اور والد صاحب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے اپنے فتاویٰ پر اصلاح لیا کرتے تھے، 7 سال کے بعد انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اجازت دے دی کہ اب فتاویٰ مجھے دکھائے بغیر سائلوں کو روانہ کر دیا کرو مگر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ان کے دنیا سے تشریف لے جانے تک اپنے فتاویٰ چیک کرواتے رہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خود لکھتے ہیں: "7 برس کے

بعد مجھے اِذن (اجازت نامہ عطا) فرمادیا کہ اب فتوے لکھوں اور بغیر حضور (یعنی اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ) کو سُنائے سائلوں (سوال کرنے والوں) کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک کہ ربِّ کریم نے حضرتِ والا کو ذی الْقَعْدَہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بُلالیا (یعنی آپ کا وِصال ہوگیا)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱ / ۹۴)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں اور محبتِ رسول جو اصلِ ایمان ہے آپ نے ہی لوگوں کے دلوں میں بھری ہے۔

اے عاشقانِ امام احمد رضا! دیکھا آپ نے! اللہ کریم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو کیسی بے مثال قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ نے اللہ کریم کی اس عظیم نعمت کا بہترین استعمال فرمایا اور اس کے ذریعے فتاویٰ لکھ کر اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جس کی واضح مثال آپ کے اکثر فتاویٰ کا مجموعہ **"فتاویٰ رضویہ"** ہے جو اُمّتِ مسلمہ کو دن رات فیض یاب کر رہا ہے۔ آیئے! فتاویٰ رضویہ کا مختصر تعارف اور اس کی چند خصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ کا تعارف

یاد رہے!"**فتاویٰ رضویہ**"میں موجود ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ جو تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ و نقلیہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان و شوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو فِقہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن (Oxygen) کا کام دیتا ہے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص۳۔۲ بتغیر قلیل)

عِلم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا　　　خَیْر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے سمندر تھے اور آپ کا حافظہ بھی بہت مضبوط تھا اسی لیے آپ کا ہر فتویٰ حق پر مبنی ہوتا تھا، تو کیوں نہ کہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کیا بات ہے۔

آیئے! اب "**فتاویٰ رضویہ**" کی چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

☆ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بَھرپُور عِلم موجود ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ** میں

نادرونایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن وحدیث کی روشنی میں سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں مسائل کا حل عطا فرمایا گیا ہے ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** فنِ ریاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادِرونایاب تحقیق موجود ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** دِیگر مذاہبِ (فِقْہِیَہ) کے قوانین اور جُزئیات کا علم بھی شامل ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** بِدْعات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ** کی سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد (Help) لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔ (آئینۂ رَضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا　　فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمَت کا انوکھا جَذبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صدرُ الشَّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کے صحیح اور آسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ترجمہ (Translation) کرنے کی گُزارش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا تھا، لیکن دِینی مَسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے ترجمہ

کروانے میں تاخیر ہوتی رہی، بالآخر آپ نے فرمایا: ترجمے کے لیے میرے پاس الگ سے کوئی وَقْت نہیں ہے، اس لئے آپ رات میں سوتے وقت یا دن میں قَیْلُوْلَہ (یعنی دوپہر کو تھوڑا آرام کرنے) کے وَقْت آجایا کریں۔ چُنانچہ صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے، آپ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس کو لکھتے جاتے۔ پھر جب صدرُ الشّریعہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی ‏ ‏ خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے ‏ ‏ عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٦)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ دِین کی خدمت کے حوالے سے کس قدر حسّاس تھے کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجود بھی اُمّت کی آسانی کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجَمۂ قرآن "**کنزالایمان**" کا اِملا کروادیا، جس کو عُلَمائے کرام نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے اسی ترجَمۂ قرآن "**کنزُالایمان**" کی

چند خُصُوصِیات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

☆اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظِیم تَرِین مُتَرجِمْ (ترجمہ کرنے والے) (Translator) ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاورہ بھی ہے اور یہ آپ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔

☆آپ نے تَرجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے، جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔

☆اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ چھپے ہوئے راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔

☆اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک واضح ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاک دامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۶)

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان علْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ

اَجۡمَعِیۡن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری(Library) میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ عِلْم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے قرآنِ پاک کی ایسی خدمت کی ہے کہ صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے راضی ہیں اور آپ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی گزارنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مَفہوم و مَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زندگی سے کچھ وقت نکال کر تِلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں کہ امیرِ اہلسنّت ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ

روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کے لئے اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَزْکم تین آیات** (مع ترجمہ و تفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی ؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہوگا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، معلومات کا خزانہ حاصل ہوگا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی10 جلدوں پر مُشْتَمِل عظیم الشّان تفسیر بنام **"صِراطُ الجنان"** کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات اس قدر قابلِ رشک ہیں کہ جس پر عوام تو عوام عُلَما کی عقلیں بھی حیران ہیں۔ آیئے! اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کا مختصر خاکہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کی چند جھلکیاں

☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** کی ولادتِ باسعادت 10 شوّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** نے تقریباً4 سال کی عمر میں ناظرہ قرآنِ پاک ختم کرلیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** نے تقریباً6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** نے تقریباً 7 سال کی عمر میں رمضان المبارک کے روزے رکھنا

شروع کئے۔☆ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 8 سال کی عمر میں وراثت کے مسئلے کا شاندار جواب لکھا۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 8 سال ہی کی عمر میں نحو کی مشہور کتاب "هِدَایَۃُ النَّحْو" پڑھ لی اور اس کی عربی شرح بھی لکھ دی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 13 سال 4 ماہ اور 10 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تقریبا 21 سال کی عمر میں فتویٰ لکھنے کی باقاعدہ اجازت ملی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تقریباً 22 سال کی عمر میں شرفِ بیعت اور تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 22 سال کی عمر میں پہلی اردو کتاب تحریر فرمائی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تقریباً 23 سال کی عمر میں پہلی بار زیارتِ حرمین شریفین کا شرف حاصل ہوا۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تقریبا 23 سال کی عمر میں علمائے مکۂ مکرمہ نے اجازتِ حدیث دی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 27 سال کی عمر میں پہلی فارسی کتاب تحریر فرمائی۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 31 سال کی عمر میں 68 اشعار پر مشتمل مشہور و معروف قصیدۂ معراجیہ تحریر فرمایا۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 45 سال کی عمر میں کتاب "فَتَاوَی اَلْحَرَمَیْن" تحریر فرمائی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 50 سال کی عمر میں دارالعلوم منظرِ اسلام کی بنیاد رکھی۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو تقریباً 51 سال کی عمر میں دوسری بار زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی سال مکے شریف میں ہی صرف 8 گھنٹے میں علمِ غیب مُصْطَفٰے پر مُشْتَمِل عَرَبی رسالہ تحریر فرمایا۔

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تقریباً 52 سال کی عمر میں علمائے مکہ و مدینہ کو سندِ اجازت و

خلافت عطا فرمائی اور اسی سال مکہ شریف میں کرنسی نوٹ کے متعلق کتاب لکھی۔

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 52 سال کی عمر میں قصیدۂ حضور جانِ نور (شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے) تحریر فرمایا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 52 سال کی عمر میں بیداری میں دیدارِ مُصْطَفٰے کا شرف حاصل کیا اور اسی سال کتاب حُسَّامُ الْحَرَمَیْن تحریر فرمائی۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 52 سال کی عمر میں بابُ المدینہ کراچی کو اپنی آمد کا شرف بخشا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 58 سال کی عمر میں ترجمۂ قرآن کنزالایمان اِملا کروانا شروع کیا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریبا 64 سال کی عمر میں جماعت رضائے مُصْطَفٰے کا قیام فرمایا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 66 سال کی عمر میں زمین کی حرکت اور فلسفیوں (Philosophers) کے غلط نظریات کے رد میں تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 67 سال کی عمر میں دو قومی نظریہ پر جامع کلام فرمایا۔ ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں۔ علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریبا 68 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانح امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

مولا بہرِ "حدائقِ بخشش" بخش عطّارؔ کو بِلا پُرسِش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۶-۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْم

دِین کے بے شُمار ایسے قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسْلِمہ ہدایت ورہنمائی حاصل کررہی ہے۔ آپ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس وتدریس کے ذریعے عِلْم کے پیاسوں کو سیراب کیا۔ آپ کے فیضان سے مالامال کئی عُلَما تیار ہوئے۔ آپ کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، **مدنی مذاکرے کی برکت** سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات (Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ☚ مدنی مذاکرہ کی اہمیت ☚ اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☚ مدنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے مدنی پھول ☚ مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی پھول ☚ مدنی مذاکرے کے 26 مدنی پھول ☚ مدنی

مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے علاقے **پھُلیلی** پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَستہ تھے مگر شیطان مردُود نے دُنیا کے پُرفَریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعوتِ اِسلامی سے مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں**۔ ان اَلفاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحبَّت کو جگا دیا۔ چنانچِہ انہوں نے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعادت پانے لگے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکت سے دن بدن گناہوں سے نَفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سُنے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِندَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَربِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات جس کے پاس جتنا علم ہوتا ہے، اُس علم کے مطابق اس کا عمل یا تو بالکل ہی نہیں ہوتا یا اُس علم کے لحاظ سے کچھ کم ہوتا ہے، لیکن قربان جایئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی شان پر کہ جہاں آپ علم کے سمندر تھے، وہیں عملی میدان میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھے، آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بچپن سے لے کر وصال تک کی ساری زندگی شریعت و سنَّت، عبادت و رِیاضت، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خُدا و عشقِ مصطفٰے میں گزری ہے۔ آپ نے بچپن ہی سے عبادت و رِیاضت کو اپنی زندگی (Life) کا حصہ بنالیا، یہی وجہ تھی کہ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، لوگوں میں ہوں یا تنہا بلکہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی کبھی عبادت میں کوتاہی واقع نہ ہوئی جیسا کہ

سخت بیماری میں بھی روزہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خود فرماتے ہیں: ایک سال رَمَضَانُ الْمبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِ مرحوم حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا و مولٰینا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سَخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خَیال رکھنا کوئی روزہ قضاء نہ ہونے

پائے۔ چُنانچہ والدصاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حسبُ الِارشاد واقعی رَمَضانُ الْمبارَک میں سَخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ کریم نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ رحمتِ عالم ، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک بھی تَو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صِحَّت یاب ہو جاؤ گے۔ (دُرِّمَنثور ج ۱ ص ۴۴۰)(ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۰۶) اور جب 1339 ھجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل بیماری اور بہت زیادہ کمزوری (Weakness) کے باعِث اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے اندر اس سال کے موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے، وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لہٰذا روزہ رکھنے کے لئے وہاں جانا اِستِطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے اِرادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال (ریاست اتراکھنڈ ہند) تشریف لے گئے۔ (تجلیات امام احمد رضا، ص ۱۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت فرائض کے کیسے پابند تھے کہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی روزہ نہ چھوڑا۔ یاد رہے! جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بچپن ہی سے روزے رکھنا شروع کئے اور ساری زندگی کوئی روزہ نہ چُھوٹا یہاں تک کہ رَمَضانُ المبارَک کے روزے رکھنے کے لئے پہاڑ پر بھی تشریف لے گئے، یہی حال آپ کی نماز کا بھی تھا کہ بچپن سے نماز کا ایسا اِہتِمام فرمایا کہ ساری زندگی حتّٰی کہ سخت بیماری میں بھی کوئی نماز نہ چھوٹی۔ آپ نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا محمد حسین چشتی مِیرٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت اور نماز

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جس قَدَر اِطمینان، سُکون اور مَسائل کی رِعایت سے نماز پڑھتے تھے اِس کی مِثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رَکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رَکعت دوسرے لوگوں کی 6 اور 8 رَکعتوں کے برابر ہوتی اور نماز سے اِس قدر شوق فرماتے اور جماعت کا اِتنا خیال کرتے کہ بسا اَوقات مَرض کی وجہ سے اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا نِہایت دُشوار ہو جاتا مگر جب نماز کا وقت آتا تو بغیر کسی سَہارے (Support) کے خود ہی مسجد تشریف لے جاتے اور معلوم ہوتا کہ پورے طور پر صحت یاب ہیں۔ (انوارِ رضا، ص ۲۵۸)

ایک دفعہ جب شدید بیمار ہوگئے، طبیعت اتنی خراب ہوگئی کہ وصیّت نامہ بھی آپ نے لکھوا دیا، تب بھی نماز سے محبت کا حال یہ تھا کہ چار آدمی کرسی (Chair) پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور پھر لاتے، مگر نمازیں ساری مسجد میں ہی پڑھتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۴۷)

گھسٹتے ہوئے جماعت کے لئے حاضر ہوئے

اِسی بیماری میں ”ایک بار مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا۔ طبیعت پریشان، ناچار خود ہی کسی طرح گِھسَٹتے ہوئے حاضر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔ (عورتیں اور مزارات کی حاضری، ص ۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ شدید بیماری کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا کرنا، اِن کا خاصہ تھا، اس میں اُن نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں گلی کے

کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔

یاد رکھئے: ہر عاقل، بالغ پر جماعت واجب ہے، بغیر شرعی عُذر کے ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور جہنم کا حقدار ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۸۲ ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلادُوں۔

(مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو 10 گُنا فائدہ ہوگا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر 27 گُنا فائدہ ہوگا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہوگی کہ اسے دوسرے شہر لے جا کر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قَدَم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کرکے 27 گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے

زیادہ افضل ہے، چنانچہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **”صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس(27) درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث:۶۴۵)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں:

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

مجلس رابطہ بالعلماء

اے عاشقانِ رسول! باجماعت نمازوں کا جذبہ بڑھانے کے لئے فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **”مجلسِ رابِطہ بالعُلَما“** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول عُلَمائے کِرام مَثَلاً اَئِمَّہ مساجِد اور خُطبا وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی

شرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَما"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے:(1)فرمایا:جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس(40) حدیثیں یاد کرکے میری اُمّت تک پہنچادے گا اللہ پاک(قِیامت کے دن)اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہوگا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔(**مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث**، ۱/۶۸، حدیث:۲۵۸)(2)فرمایا:اللہ پاک اُس کو تَروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔(ترمِذی، ۴/۲۹۸، حدیث:۲۶۶۵)☆اسلام میں کلامُ اللہ(یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ(یعنی حدیثِ رسول)کا درجہ ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۲)☆ ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۹)☆اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔(نزہۃ القاری،۱/۲۳)☆ جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ یہ واقعی حدیث مبارَکہ ہے، اُس وَقت تک بَیان نہ کریں۔(فیضان فاروق اعظم،

۲/ ۴۵۱)☆پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے ۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ، ۴/ ۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی عاشقِ رسول صحیح العقیدہ مُفْتی صاحب یا کسی عالِمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضانِ فاروق اعظم، ۲/ ۴۴۰)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب ’’**بہارِ شریعت**‘‘حِصّہ 16 (312صفحات)نیز120صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ’’**سُنّتیں اور آداب**‘‘ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اوراس کامطالعہ فرمایئے۔سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَاللّٰہ آئندہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم جس موضوع پر بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے،وہ ہے’’**مکہ اورحج کے فضائل**‘‘اِنْ شَآءَاللّٰہ اس بیان میں **مکہ مکرمہ** کی خصوصیات بیان کی جائیں گی، بیت اللہ شریف کی شان و عظمت سے متعلق ایمان افروز واقعہ بیان کیا جائے گا،کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟ اور قبلے کی تبدیلی کی حکمتیں بھی بیان کی جائیں گی،حج کے فضائل،طواف کے فضائل اور مقبول حج کی نشانیاں بھی بیان کی جائیں گی۔لہٰذا آئندہ جمعرات سُنّتوں بھرے اجتماع میں خود بھی آنے اور دوسرے

اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥
2۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧
3۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد